© rasailojaraid.com

اس وقت فلسطینیوں کو جو مصائب درپیش ہیں اور ان کو امریکہ، فرانس، اٹلی اور شام نے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ لہذا عربوں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اور ذاتی تمام دشمنیوں کو بالائے طاق رکھ کر فلسطینیوں کی مدد کے لئے ایک ہو جانا چاہیئے۔ تاکہ دنیا کے لئے ایک نمونہ قائم ہو جائے۔ (اخبار تقافی رتھ ۲۶ نومبر ۸۳ء تقافی لیبنٹر)

پاکستان میں شیعہ آبادی | پاکستان میں شیعہ آبادی کا جائزہ بڑا ضروری ہے گو ہم فرقہ پرستی کو لعنت سمجھتے ہیں لیکن اہل تشیع کچھ زیادتیاں کر رہے ہیں۔ اور اپنی تعداد کو بڑھا چڑھا کر بیان کر کے حکومت اور کم علم لوگوں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے الحق میں شائع شدہ جائزہ کے طریق کار اور نتائج کے ساتھ مکمل اتفاق ہے۔ ذاتی طور پر میں نے پشاور، کوہاٹ، بنوں، ہزارہ، اٹک، راولپنڈی۔ سرگودھا۔ خوشاب۔ جہلم اور گجرات کے کافی گاؤں دیکھے ہوئے ہیں۔ اور پورے پاکستان کا مشاہدہ بھی کافی ہے۔

ضلع سرگودھا میں خوشاب کو شامل کرتے ہوتے شیعہ حضرات صرف خوشاب، شاہ پور، بھلوال، ساہیوال، جیسے چند قصبوں میں ملتے ہیں۔ جو وہاں کی آبادی کا دو سے تین فیصد ہوں گے اور سینکڑوں گاؤں میں شیعہ نام کے لوگوں سے لوگ واقف بھی نہیں۔ یعنی ایک ہزار گاؤں میں سے کوئی پندرہ بیس گاؤں میں چند شیعہ حضرات ہوں گے لیکن اکثر شیعہ سے سنا گیا ہے کہ اس ضلع میں ان کی آبادی ۱۰ فیصد ہے۔ حالاں کہ ان کی آبادی ایک فی صد سے بھی کم ہوگی۔

ضلع جہلم میں چکوال کے گرد و نواح کو چھوڑ کر اور ضلع اٹک میں گرد و نواح کو چھوڑ کر دونوں ضلعوں کے باقی ہزار گاؤں میں شیعہ حضرات نام کو نہیں۔

بلوچستان میں ہزارہ قبائل کو چھوڑ کر اور کوئی شیعہ نہیں اور یہ لوگ صرف کوئٹہ میں ہیں۔ سندھ میں تالپور خاندان کے علاقوں میں کچھ شیعہ ہیں۔ پنجاب میں جھنگ اور ملتان کے نزدیک کچھ شیعہ ہیں۔ لیکن ان کی آبادی کسی بھی علاقہ میں دس فیصد سے زیادہ نہیں۔ سیالکوٹ اور گجرات میں شیعہ آبادی بہت کم ہے۔ یہی حال بنوں اور ہزارہ کا ہے۔ کوہاٹ میں کچھ شیعہ حضرات ہیں۔ لیکن وہ بھی محدود علاقوں میں۔ کیا ہی بہتر ہو کہ آپ کے اور دیگر اہم مدارس کے طالب علم اپنے اپنے علاقوں کے شیعہ حضرات کی صحیح تعداد کا حساب لے کر آپ کے "جائزہ نگار" کو دیں تاکہ ملک کے اخباروں میں وہ ایک مکمل مضمون لکھیں۔ (امیر افضل خان - ذی شان کالونی - راولپنڈی)

تعلیمی درسگاہوں میں اسلامی تعلیمات کی پامالی | زنانہ تعلیمی درسگاہوں میں مرد سٹاف کی بھرتی اور تعین اور تقریبات کے موقعوں پر مہمان خصوصی کے طور پر مرد حضرات کو بلانا اور لڑکیوں سے مصافحہ کروانا ہمارے معاشرہ میں ایک عام معمول بن چکا ہے۔ جو کہ شعائر اسلام کی توہین ہے۔

اخبارات و رسائل میں یہ خبریں پڑھ کر مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ کہ ان تعلیمی درس گاہوں میں

© rasailojaraid.com